شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی اشاعت کر رہے ہیں۔

ماہ دسمبر ۶۳ء کے "الرحیم" میں "ملتان و اُوچ کے سہروردی مشائخ" پر محمد ایوب قادری صاحب کا ایک مضمون چھپا ہے۔ اس میں مضمون نگار صاحب نے لکھا ہے کہ "جب بخاری سجادہ نشین کے گھر میں فرزند پیدا ہوتا ہے، تو شیخ جمال الدین کی خانقاہ پر ایک گھوڑا بطور نذر کے تحفہ دیا جاتا ہے"۔

قرآن مجید کی متعدد آیات میں نذر لغیر اللہ کے متعلق ممانعت آئی ہے۔ خصوصاً قرآن مجید کی سورۃ الانعام سورہ المائدہ اور سورۃ الحج میں اس پر بہت زور دیا گیا ہے۔ چونکہ ہمارے ملک میں بدعات کا عام چلن ہے اور لوگوں کی ایک کثیر تعداد انہیں عبادت سمجھ کر بجالاتی ہے۔ اس لیے موجودہ حالات میں جب کسی ضعیف الاعتقاد مسلمان کی نظر سے ایک علمی و دینی مجلہ میں مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کی زندگیوں کے بارے میں اس طرح کی باتیں چھپیں گی، تو اس کا کوئی اچھا اثر نہیں پڑے گا اور اصلاح و تعمیر اخلاق میں اس سے کوئی مدد نہیں ملے گی۔ اس لیے اس سلسلے میں احتیاط ضروری ہے۔

ملک نور محمد اعوان اختر۔ واہ

جناب مدیر صاحب۔

پاکستان کے آئین و قوانین کے سلسلے میں آج کل "نظام اسلامی" کا جس طرح نام لیا جا رہا ہے، میں اس بارے میں کچھ عرض کروں گا، اس میں شک نہیں کہ ہر مسلمان کے لیے دین اسلام ایک ہمیشہ رہنے والا اور ہمہ گیر دین ہے۔ اور اس کے پیش کیے ہوئے معتقدات، عبادات اور احکام ابدی اور لابدی ہیں، لیکن ایک مملکت کے آئین و قوانین کی جو جزوی دفعات ہوتی ہیں، اُن کی تشریع و تعیین میں اس قسم کی پروپیگنڈہ مہیں چلانا کہ وہ "خدا کے قانون" کے مطابق ہوں، میرے خیال میں کسی دینی اذعان کا مظاہرہ نہیں، بلکہ یہ کرشمے سب پارٹی پالیٹکس کے ہوتے ہیں، جن کا مقصد محض وقتی مصلحت ہوتی ہے اور اس میں خواہ مخواہ دین اسلام کو گھسیٹا جاتا ہے۔ "خدا کے قانون" کے اصول و مبادی کو متعین کیے بغیر محض گرمیٔ محفل کے لیے اس طرح کے نعرے بلند کرنا رجعت پسند طاقتوں کا ایک عام معمول ہے۔ اس سے ملک میں انتشار بڑھے گا۔ معاشرتی تضاد میں اضافہ